گریٹر اسرائیل کا نقشہ

چھ جنوری 2025 کو اسرائیل کے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے ایک نقشہ گریٹر اسرائیل کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ گریٹر اسرائیل کے نقشے میں دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک اور ترکی، اردن، شام، لبنان، فلسطین اور دیگر عرب ممالک کو گریٹر اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا ہے۔ سعودی عرب اور دیگر ممالک بھی اسرائیلی نقشے میں شامل ہیں۔ اسرائیل نے یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں کیا کہ یہ علاقے ہمارے ہیں بلکہ برسہابرس سے ایسا کہا جا رہا ہے۔ اگر اس بات پر کسی کو حیرت ہوئی ہو کہ گریٹر اسرائیل کا نقشہ اب ظاہر ہوا ہے، تو اس پر حیرت کا اظہار کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دعوے کافی عرصے سے کیے جا رہے ہیں۔ اسرائیل کے اس انتہا پسندانہ عمل کی سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اردن اور فلسطین کے علاوہ بھی ممالک نے شدید مذمت کی ہے اور اس نقشے کو مسترد کر دیا۔ سعودی عرب کا کہنا ہے کہ اس طرح کے انتہا پسندانہ اقدامات کو اسرائیل کے فلسطین پر قبضے کو مستحکم کرنے، ریاستوں کی خودمختاری پر کھلم کھلا حملہ جاری رکھنے، عالمی قوانین اور اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کے عزائم کو ظاہر کرتے ہیں۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ اسرائیل کی خلاف ورزیاں روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ سعودی عرب اگر اب جاگا ہے تو پھر بھی بہتر ہے۔ سعودی عرب اسلامی دنیا میں بھی اپنا مقام رکھتا ہے اور عالمی طور پر بھی ایک اہم حیثیت کا حامل ہے، لہٰذا سعودی عرب ایک بلاک بنا کر مشرق وسطیٰ میں بدامنی کا خاتمہ کر سکتا ہے، لیکن سمجھ نہیں آتی کہ ایسا کرنے سے کیوں روگردانی کی جا رہی ہے۔ صرف بیانات یا اپیلوں سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ اس کے لیے عملی اقدامات کرنا ہوتے ہیں۔ ترکی، اردن، شام، لبنان، فلسطین اور دیگر عرب ممالک کو گریٹر اسرائیل کا حصہ دکھانا بہت ہی تشویش ناک بات ہے۔ اسرائیل اپنے ارادے ظاہر کر کے دیگر علاقوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ قطری وزارت خارجہ کا بھی کہنا ہے کہ یہ اقدام دوسرے ممالک کی خودمختاری کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ بیانات اور مذمت سے اسرائیل نے کب رک جانا ہے؟ جتنی جلدی اسرائیل کو روکا جا سکے، روک دینا چاہیے مزید دیر کرنے سے حالات سنگین رخ اختیار کر لیں گے۔

اللہ نواز خان

اسرائیل ان ممالک کو بھی اپنا حصہ بتا رہا ہے، جو اسرائیل سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔ مثلاً مصر اور اردن کے اسرائیل کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں، اس کے علاوہ یو اے ای، اردن اور سوڈان نے غیر قانونی اسرائیلی ریاست کو تسلیم بھی کیا ہوا ہے۔ دوسرے کئی ممالک بھی اسرائیل کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں، لیکن وہ بھی اسرائیل کے نشانے پر ہیں۔ ایران کے ساتھ متعدد جھڑپیں ہو چکی ہیں اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ایران اور اسرائیل جنگ چھڑ جائے۔ لبنان اور یمن کے ساتھ بھی جنگ کا ماحول بنا ہوا ہے۔ اسرائیل اب بھی غزہ پر حملے کر رہا ہے اور بچے کھچے غزہ کے مکین اس کی درندگی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد دوسروں کا نمبر آنے والا ہے۔ اسرائیل کی عالمی قوانین کی خلاف ورزیاں مہذب دنیا کے لیے تشویش کا باعث بنی ہوئی ہیں، کیونکہ اسرائیل اس کے بعد دوسرے ممالک کی طرف بھی دیکھے گا۔ صرف مشرق وسطیٰ میں جو آگ بھڑکی ہوئی ہے اس کا ذمہ دار اسرائیل ہی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے جنگ زدہ علاقوں سے نقل مکانی کی جا رہی ہے اور اس کا بوجھ دوسرے ممالک پر بھی پڑ رہا ہے۔ اگر اس آگ کو روکنے کی کوشش نہ کی گئی تو دنیا کا وسیع حصہ شدید متاثر ہو جائے گا۔ آگ اور بارود کا کھیل کسی انسانی کو صفحہ ہستی سے مٹا رہا ہے۔ سعودی عرب اور دیگر ممالک کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ فوری طور پر پیش بندی کریں تاکہ مستقبل پر امن ہو جائے۔

عالمی برادری کا نوٹس نہ لینا بہت ہی افسوسناک ہے۔ اسلحہ بیچنے والے ممالک کے لیے جنگی ماحول بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں بڑھتی آگ، اسلحہ ڈیلروں کے لیے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو رہی ہے۔ اسلحہ کی فروخت بھی کے بینک بیلنس میں اضافہ کر رہی ہے اور کسی کو تباہ کر رہی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ جو 20 جنوری کو امریکی صدارت کا حلف اٹھانے والے ہیں، انہوں نے بھی پریس کانفرنس کی ہے کہ میرے حلف اٹھانے سے پہلے اسرائیلی یرغمالی رہا کر دیے جائیں۔ کچھ اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ ٹرمپ مشرق وسطیٰ میں امن لائیں گے، لیکن اس بیان سے ان کی تکلیف میں اضافہ ہوا ہے۔ ٹرمپ کو چاہیے تھا کہ جنگی ماحول کو ختم کرنے کی کوشش کرتے۔

دیگر عالمی برادری بھی پوری قوت سے مشرق وسطیٰ میں امن لانے کی کوشش کرے۔ یہی مغرب ممالک میں اسرائیل کے خلاف احتجاج بھی ہو رہا ہے اور عالمی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف مقدمات بھی درج کیے گئے ہیں۔ جو بھی امن کے لیے آواز اٹھا رہا ہے وہ قابل تعریف ہے۔

عرب لیگ نے بھی اس نقشے کی مذمت کی ہے اور فلسطینی اتھارٹی کے ترجمان نبیل ابو ردینہ نے اس نقشہ کو بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ فلسطین ویسے بھی لہولہان ہو چکا ہے اور اب دیگر ممالک تباہی کے خدشے سے دوچار ہیں۔ اسرائیل اپنے نقشے کے ذریعے وضاحت کر چکا ہے کہ اس کے ارادے کیا ہیں؟ مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر گہری نظر رکھنے والی تقی نصیرات کہتی ہیں کہ گریٹر اسرائیل کا تصور اسرائیلی معاشرے میں رچ بس چکا ہے اور حکومت سے لے کر فوج تک اسرائیلی معاشرے کے بہت سے عناصر اس کے علمبردار ہیں۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اسرائیل کی فوج، عوام اور سیاستدان کس طرح گریٹر اسرائیل کے لیے کام کر رہے ہیں۔ تقی یہ بھی کہتی ہیں کہ غیر قانونی اسرائیلی آبادکار زبردستی فلسطینیوں کے زیتون کے باغات کو جلا کر، انہیں ان کے گھروں سے بے گھر کر کے اور انہیں دھمکا کر انہیں اپنی حفاظت کے لیے بھاگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر کچھ ایسی تصویروں کے بارے میں پتہ چل رہا ہے کہ اسرائیل کے کچھ فوجیوں نے ایسے لباس پہنے ہوئے ہیں جن پر گریٹر اسرائیل کا نقشہ ہے۔ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ اگر کچھ عرصہ کے لیے منتوی بھی ہو گیا تو مستقبل میں ضرور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اسرائیل کو روکنے کی کوشش کی جائے، ورنہ امن کا قیام مشکل کی حد تک ناممکن ہے۔ یہی ایسے ممالک جو خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں اور مطمئن ہیں کہ ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا، وہ ان ممالک سے سبق سیکھیں جو اسرائیل کے ساتھ بہترین تعلقات رکھتے ہیں لیکن پھر بھی گریٹر اسرائیل کے نقشے میں ہیں۔ غزہ کے بعد اسرائیل پوری یکسوئی کے ساتھ دوسرے علاقوں کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ غزہ میں اب بھی قتل عام کا سلسلہ جاری ہے، اس کو رکنا چاہیے۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ اگر اسرائیل نے گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر عمل شروع کر دیا، تو دنیا میں وسیع انسانی آبادی قتل عام کا شکار ہو جائے گی۔ اس بڑی تباہی سے نپٹنے کے لیے ہر ایک کو کوششیں کرنی چاہیے، خصوصاً اسلامی ممالک کم از کم اس مسئلہ پر ہی اتحاد کر لیں۔ مسلمانوں کی نااتفاقی وسیع نقصان پہنچا رہی ہے۔ گریٹر اسرائیل، اسرائیلیوں کا صرف خواب نہیں بلکہ مستقبل میں اس پر عمل کرنے کے بھی خواہش مند ہیں۔

لازوال اداریہ

مسافروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی ضرورت

سفر ہمیشہ آسان اور آرام دہ ہونا چاہیے، خاص طور پر جب یہ عوام کے لیے روزمرہ کی ضروریات کا حصہ ہو۔ جموں و کشمیر کے عوام کے لیے سرینگر سے دہلی تک براہِ راست ٹرین سروس ایک اہم اور طویل انتظار کیا جانے والا منصوبہ ہے، جو نہ صرف وقت کی بچت کرے گی بلکہ لوگوں کے لیے ایک آرام دہ سفر کا ذریعہ بھی بنے گی۔ تاہم، مجوزہ منصوبے میں مسافروں کو کٹرہ ریلوے اسٹیشن پر ٹرین تبدیل کرنے کی ضرورت نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔

ہر مسافر کو یہ حق ہونا چاہیے کہ وہ جہاں چاہے رک سکے اور اپنے سفر کو اپنی مرضی کے مطابق ترتیب دے سکے۔ جموں میں رکنے والے مسافروں کے لیے جموں میں قیام کی سہولت ہونی چاہیے، کٹرہ جانے والے مسافروں کے لیے کٹرہ میں، اور کشمیر جانے والے مسافروں کو بلاکسی رکاوٹ اور دقت کے براہِ راست اپنی منزل تک پہنچنا چاہیے۔ جبری طور پر کسی کو راستے میں روکنے یا سفر میں تبدیلی پر مجبور کرنے سے نہ صرف وقت کا ضیاع ہوگا بلکہ مسافروں کے لیے غیر ضروری مشکلات بھی پیدا ہوں گی۔

ریلوے حکام کے لیے سیکیورٹی خدشات یقیناً ایک اہم مسئلہ ہیں، لیکن اس کا حل مسافروں کو ٹرینیں تبدیل کرانے میں نہیں بلکہ جدید ٹیکنالوجی اور مؤثر انتظامات کے ذریعے نکالا جا سکتا ہے۔ اسٹیشن پر اضافی سیکورٹی عملہ تعینات کرنا، سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب، اور ٹرینوں میں مسافروں کی جامع چیکنگ سے بہتر حفاظتی انتظامات کیے جا سکتے ہیں، جو مسافروں کو غیر ضروری پریشانی سے بچائیں گے۔

سرینگر–دہلی ٹرین سروس کا مقصد مسافروں کو تیز، آرام دہ، اور براہِ راست سفر فراہم کرنا ہے۔ اگر یہ سہولت مسافروں کے لیے مشکلات پیدا کرے گی، تو یہ اس منصوبے کے اصل مقصد کو متاثر کرے گی۔ اس سروس کو اس طرح ترتیب دیا جانا چاہیے کہ یہ سفر کرنے والے ہر طبقے کے لیے آسان ہو اور عوامی توقعات پر پورا اترے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اور ریلوے حکام اس معاملے پر غور کریں اور مسافروں کے لیے ایسا نظام وضع کریں جو آسان، مؤثر، اور عوام کے لیے قابل قبول ہو۔ مسافروں کی سہولت کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے تاکہ وہ بغیر کسی دقت کے اپنی منزل تک پہنچ سکیں۔ براہِ راست سفر کا حق ہر مسافر کا ہے اور اسے پیچیدگیوں کے بغیر یقینی بنایا جانا چاہیے۔ عوامی ٹرانسپورٹ کو عوام کی ضروریات کے مطابق ڈھالنا ہی بہتر خدمات کا معیار ہے۔

پتنگ بازی مفاسد، مضرات، نقصانات اور گناہوں کا مجموعہ

پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی

پتنگ کی ایجاد حضرت سیدنا عیسیٰؑ کی پیدائش سے تقریباً 200 سال پہلے ملک چین میں ہوئی پھر کوریا اور جاپان سے ہوتے ہوئے دنیا کے دیگر ممالک میں پتنگ بازی کا چلن عام ہو گیا جو اس وقت لوگوں کی تفریح طبع کا سامان تھا۔ اگر کوئی شخص اسی مقصد کے تحت پتنگ بازی کرتا ہے تو کسی حد تک اس کو مباح قرار دیا جا سکتا ہے لیکن مکر سنکرانتی یعنی 14 جنوری کو جو غیر مسلم حضرات پتنگ بازی کا خاص اہتمام کرتے ہیں وہ صرف خوشدلی یا تفریح طبع کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اس کو خاص مذہبی اہمیت حاصل ہے اور ان کے عقیدہ کے مطابق اس دن سورج دیوتا بہت مہربان ہوتے ہیں اسی لیے وہ لوگ رنگ برنگی پتنگیں پلا کر سورج دیوتا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے کھیل میں مسلمانوں کے شریک ہونے کو کسی بھی طرح سے جائز نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ معروف سیاح، موازنہ ادیان کے بانی ابو ریحان البیرونی نے اپنی مشہور زمانہ سفرنامے ''کتاب الھند'' میں لکھا ہے کہ پتنگ بازی غیر مسلموں کا مذہبی تہوار ہے جو وہ اپنے دیویوں کو خوش کرنے کے لیے مناتے ہیں اور برہمنوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ایسے ہندوانہ تہواروں اور کھیلوں میں شامل ہونا مومنانہ شان و وقار کے لائق نہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اس لیے نازل نہیں فرمایا کہ مسلمانوں پتنگ بازی میں مصروف ہو جائیں۔ حضرت جسٹس پیر کرم شاہ ازہریؒ سورۃ النحل کی آیت نمبر 79 کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں ''جن ایمان والوں کے لیے پرندوں کی ہیئت ترکیبی میں آیات و علامات تھیں وہ تو پتنگ اڑا کر ہی خوش ہوتے رہے اور دوسری قوموں نے اس رہنمائی سے فائدہ اٹھا کر طیارے اور معلوم نہیں کیا کیا بنا کر فضا کو مسخر کیا اور وہاں اپنے جھنڈے گاڑ دیے۔'' دوسری وجہ: اگر مسلمان اس کھیل میں شرکت کرتا ہے تو ان کا یہ عمل برائیوں پر ایکدوسرے کی مدد و معاونت کرنے کے زمرے میں آئے گا جس سے قرآن مجید نے مسلمانوں کو سراحتاً منع فرمایا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے دو ممتاز تلامذہ یعنی حضرت امام قاضی ابو یوسفؒ اور حضرت امام ابو عبداللہ محمد الشیبانیؒ (جو فقہ کی دنیا میں صاحبین کہلاتے ہیں) کی آراء کے مطابق گو کہ پتنگ اور پھرکی کی تجارت کرنا جائز ہے لیکن احتیاط کا تقاضہ یہی ہیکہ ایسی تجارت سے پرہیز کیا جائے۔ مختلف آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ فی زمانہ ہونے والے پتنگ بازی کے کھیل میں شامل ہونا دین اسلام میں ممنوع ہے جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے جس میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں پیش آنے والے طبعی و فطری مسائل کا حل موجود ہے۔ کھیل کو انسانی فطرت کا ایک اہم حصہ ہے یہی وجہ ہے کہ جب نومولود تھوڑا بڑا ہوتا ہے تو سب سے پہلے کھلونوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ انسان کی اسی فطری تقاضوں کا دین اسلام میں بھرپور خیال رکھا گیا ہے۔ دین اسلام میں نہ صرف بعض کھیل کود کی اجازت دی گئی ہے بلکہ بعض کھیلوں کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی ہے۔ جس طرح دین اسلام میں جھوٹ بولے بغیر مزاح کی اجازت دی گئی ہے اسی طرح فساد اور گناہوں سے پاک اور دین و دنیا کے فوائد پر مشتمل کھیل کود (جیسے گھوڑ سواری، تیراندازی، تیرائی، دوڑ لگانا وغیرہ) کو بھی جائز رکھا گیا ہے۔ اگر ان جائز کھیلوں میں بھی اگر انسان کا دینی یا دنیوی نقصان ہوتا ہو تو یہ کھیل بھی ناجائز زمرے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا کھیلوں کو دین اسلام میں جائز اس لیے رکھا گیا ہے کہ چونکہ یہ وہ کھیل ہیں جس میں انسان کی جسمانی ورزش ہوتی ہے جب انسان صحت مند ہوگا تو اسے نماز، روزہ اور حج کی ادائیگی میں سہولت ہوگی علاوہ ازیں صحت مند انسان تجارت اور کاروبار میں بھی فعال ہوگا جس کی وجہ سے اس کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور وہ زکوٰۃ، صدقات اور خیرات دیکر آخرت کے لیے نیکیاں کما سکتا ہے۔ چونکہ فی زمانہ پتنگ بازی میں دینی و دنیاوی دونوں نقصانات شامل ہو چکے ہیں اس لیے مسلمانوں کو اس کھیل سے بچنے کی حتی الوسع کوشش وسعی کرنی چاہیے۔ پتنگ کی ڈور سے بسا اوقات لوگوں کے ہاتھ اور گلے کٹ جاتے ہیں، پتنگ بازی کے دوران غفلت سے لوگ چھت اور اونچے مقامات سے گر کر زخمی یا فوت ہو جاتے ہیں یا پھر زندگی بھر کسی اہم جسمانی عضو سے محروم ہو جاتے ہیں، پتنگ لوٹتے وقت لوگ جلجھڑوں کا شکار ہو جاتے ہیں پھر ایک دوسرے کو جسمانی نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض غریب و نادار بچے جو پتنگ و دیگر اشیاء خرید کر پتنگ بازی نہیں کر سکتے وہ عموماً پتنگ لوٹ کر پتنگ بازی کرنے کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ اگر یہ لوٹنے کی عادت بچے کے ذہن میں کمسنی ہی سے بیٹھ جائے تو پھر ممکن ہے کہ یہ بچہ مستقبل میں ڈاکو بن جائے یا دوسروں کو لوٹنے کا جذبہ اس کے کردار کا اہم حصہ بن جائے جس کا خمیازہ انسانی معاشرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔ ہمیں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ جو شخص دوسرے کے مال کو لوٹتا ہے تو اس وقت اس کے اندر سے ایمان نکال لیا جاتا ہے۔ لہٰذا والدین اور بزرگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو پتنگ لوٹنے کے غیر شرعی عمل سے بچانے کی کوشش کریں ورنہ یہ بچے کل مسلم معاشرے کے لیے ناسور بھی بن سکتے ہیں۔ پتنگ بازی کے دوران ہر کوئی چاہتا ہے کہ دوسرے کی پتنگ کاٹ کر اس کو نقصان پہنچایا جائے جس کی وجہ سے بسا اوقات لوگوں میں نفرتوں کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے جبکہ دین اسلام انسانی معاشرے میں نرمی و رافت، محبت و شفقت، اخوت و بھائی چارگی کے حسین جذبات کو پروان چڑھانا چاہتا ہے جو انسان کی دنیا و آخرت کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی بھی انسان کے کردار میں ان حسین جذبات کو پیدا ہونا اسی وقت ممکن ہے جب انسان فرحت و مسرت کے لمحات لوگوں کو فراہم کر کے ان کے درد و غم اور رنج و الم میں کمی کرنے کی کوشش کرے نہ کہ انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ دین اسلام میں انسان کو اس بات کی بھی اجازت نہیں کہ وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائے تو مسلمان کے لیے کیسے ممکن ہے کہ وہ کھیل کود کے نام پر دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔

کسی بھی انسان کو تکلیف نہ دینا ہر مسلمان پر واجب ہے یہاں تک کہا گیا کہ عبادت پر ترک اذیت مقدم ہے۔ مثلاً پہلی صف میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے لیکن پہلی صف میں شامل ہونے کے لیے لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے انسان کو تکلیف و اذیت پہنچانا سخت بداخلاقی اور ناجائز کام ہے بلکہ ایسا شخص جہنم کی طرف پل بنایا جائے گا یعنی جس طرح اس نے لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر اپنی گذرگاہ بنایا اسی طرح اس کو جہنم کی طرف پل بنا کر لوگوں کے لیے گذرگاہ بنایا جائے گا۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو مومن وہ نہیں جو دوسروں کو جسمانی یا روحانی نقصان پہنچائے بلکہ حقیقی مومن کی نشانی یہ بتائی گئی کہ اس کی ہستی سب انسانوں کے لیے نافع و مفید ہو۔ پتنگ بازی کے دوران اکثر یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ ٹیپ ریکارڈ اور بڑے لاؤڈ اسپیکر لگا کر لوگوں کو گالی دیتے ہیں اور خلاف فحش گوئی، بدزبانی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں جو دراصل فساد کی جڑ اور بدترین گناہ ہے اسی لیے اس کی دین اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں کو زبان کے ناجائز استعمال سے باز آنے کی تلقین کرتے لیکن افسوس صد افسوس کہ بعض مسلم نوجوان پتنگ بازی کے دوران خود اس عادت بد کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ اسلامی تعلیمات میں یہ بات وضاحت و صراحت کے ساتھ بتا دی گئی کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ ہوں اور گالی گلوچ کرنا تو منافق کی نشان ہے جس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (العیاذ باللہ) قرآن مجید کے اسلوب بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہم ابلیس کو بھی گالی نہیں دے سکتے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم انسان کو گالی دیں جسے رب کائنات نے اپنا خلیفہ بنا کر اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ پتنگ بازی کے دوران بچوں کو نماز کے اوقات کا بھی خیال نہیں رہتا بعض لوگ پتنگ بازی میں مصروفیت کے باعث جان بوجھ کو نماز ترک کرنے کے مرتکب بن جاتے ہیں جبکہ قصداً اور عمداً نماز ترک کرنا بڑا گناہ اور کفر والا عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام نے حالت خوف یعنی جنگ کی حالت میں بھی نماز کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ تجارت کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کا سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمی لوگوں کی واہمات و خرافات سے بھرپور قصے، کہانیوں اور داستانوں پر مشتمل کتابیں خریدی ہوئی تھیں اور وہ کہانیاں قریش کو سنا کر کہا کرتا تھا کہ محمد (ﷺ) تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں تمہیں رستم، اسفندیار اور ایران کے شہنشاؤں کی کہانیاں سناتا ہوں جو درحقیقت مسلمان کو صراط مستقیم سے انحراف کرنے والی تھیں۔ کچھ لوگ قرآن پاک سے غافل ہو کر ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے جو ایسا عظیم ترین جرم تھا جو انسان کو دردناک عذاب کا حقدار بنا دیتا ہے۔ مسلمانوں کو حکمت سے بھرپور کتاب پر لغویات کو ترجیح دینے کی نحوست اور دنیا و آخرت کی بدبختی مول لینے سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ لقمان کی آیت نمبر 6 نازل فرمائی جس میں ''لھو الحدیث'' کا لفظ آیا ہے جس کے معنی وہ تمام اشیاء، امور اور سرگرمیاں جو انسان کو بے ہودگی یا برائی کی طرف کھینچے، نیکی سے غفلت میں ڈالے اور اس کے اعتقادات و اخلاقیات کو کمزور کر دے۔

اس آیت پاک کی رو سے مسلمانوں کو ہر اس کھیل سے بچنا چاہیے جو انہیں دردناک عذاب کی طرف لیجاتا ہے۔ مذکورہ بالا تمام حقائق کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فی زمانہ ہونے والی پتنگ بازی بھی 'لھو الحدیث' کے زمرے میں آتی ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفیٰ ﷺ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین۔